جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 8 | ماہ تبوک 1381ھش بمطابق ستمبر 2002ء | شمارہ نمبر 9

تبرکات — ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حُبّ دُنیا

اگر درمیان میں دُنیا نہ ہوتی تو عیسائیوں کا گروہِ کثیر آج مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ عیسائیوں میں مخفی مسلمان رہے اور انہوں نے اپنے اسلام کو چھپایا ہے لیکن مرنے کے وقت اپنی وصیت کی اور اسلام ظاہر کیا ہے ایسے لوگوں میں بڑے بڑے عہدیدار تھے۔ انہوں نے حُبّ دُنیا کی وجہ سے زندگی میں اسلام کو چھپایا لیکن آخر انہیں ظاہر کرنا پڑا۔ (ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 632-634)

من ہائیم میں ستائیسویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 23 ہزار سے زائد افراد کا بابرکت اجتماع

پاکستان ، بھارت ، برطانیہ ، امریکہ ، کینیڈا سمیت متعدد ممالک سے نمائندگان کی تشریف آوری

من ہائیم شہر کے سربراہ کی نمائندہ اور بعض دیگر معززین شہر کی شرکت، ملکی پریس میں وسیع پیمانہ پر تذکرہ

چار مہمان مقررین، امیر ملک اور علمائے سلسلہ کے خطابات، 13 زبانوں میں رواں ترجمے، مختلف الاقوام جلسہ گاہ کا علیحدہ انتظام

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کو ماہ اگست کے آخری عشرہ میں ستائیسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ سالانہ مؤرخہ 23 تا 25 اگست 2002ء مئی مارکیٹ من ہائیم میں منعقد ہوا۔ جس میں 23 ہزار سے زائد افراد نے بے حد ذوق وشوق اور جوش وخروش سے حصہ لیا اور علمائے سلسلہ کی تقاریر سے استفادہ کیا نیز جلسہ کے شب وروز ذکر الٰہی اور عبادات میں گزارے۔ اس جلسہ کے موقع پر جماعت جرمنی کی خصوصی دعوت پر قادیان سے مکرم مولانا محمد دین صاحب (ریٹائرڈ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان) ربوہ سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مؤرخ احمدیت) اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ نیز لنڈن سے مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ و امام مسجد فضل لنڈن تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا باقاعدہ افتتاح 21 اگست کو معائنہ سے ہوا جو امیر صاحب جرمنی نے فرمایا۔ احباب

آسمان پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے

مائنز ہاگن میں 15 ترک نژاد افراد کی مسلم جماعت احمدیہ میں شمولیت

مسجد فضل عمر ہمبرگ میں تقریب "پینتالیس سالہ ہمسائیگی"

ترتیل القرآن کلاس

جرمنی کے مشرقی صوبے میں تباہ کن سیلاب کے دوران

جماعت احمدیہ جرمنی کے خدام کی بے لوث خدمت

طالب علموں کی اسلامی تعلیمات میں دلچسپی

اس شمارہ میں

بقیہ:- جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء

اور دیکھا ہے اسی طرح تمام جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ پڑھا کریں۔ اس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے ہمارے دلوں میں دعا کی تازہ تحریک بھی ہوگی اور پھر دعا کا موقع بھی ملے گا۔ اس وقت کل حاضری 18 ہزار تھی۔

اجلاس اوّل

جلسہ کے پہلے روز اجلاس اوّل مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں شام پانچ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کی۔ نظم جناب داؤد احمد ناصر صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مہمان مقرر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی۔ جس میں آنحضور ﷺ کی سادہ زندگی کے بارے میں بتایا کہ آپ اتنی سادہ زندگی بسر کرتے تھے کہ ایک اجنبی کے لئے صحابہ میں سے پہچاننا مشکل ہوتا تھا۔ اس کے بعد نو احمدی دوست مکرم یحیٰ سیر بے نے اپنے قبولیت احمدیت کے واقعات سنائے۔

اسکے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش جو جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہیں نے اسلامی طرز زندگی پر تقریر کی۔ جس میں آج کے دور میں پیدا ہونے والے مسائل اور ان کا حل پیش کیا۔ پھر نظم ہوئی جو مکرم فلاح الدین خان صاحب نے پڑھی جس کے بعد ذکر حبیب کے موضوع پر ربوہ سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان مقرر مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت واقعات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ آپ کا انداز بیاں اس قدر دلنشیں تھا کہ ایک گھنٹہ تک سارا ہال پوری طرح گوش بر آواز رہا۔ آپ کی تقریر میں بہت سے ایسے واقعات تھے جنہیں بہت سے لوگوں نے پہلی مرتبہ سنا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

اجلاس کے اختتام پر اعلانات ہوئے، جس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔ کھانے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں، جس کیساتھ پہلے دن کے پروگرام کا اختتام ہوا۔

دوسرا روز 24 اگست بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے دنوں میں نماز تہجد و نماز فجر و درس القرآن کا انتظام جلسہ گاہ میں تھا۔ سو دوسرے دن نماز تہجد پڑھی گئی۔ جس میں جلسہ گاہ اور پرائیوٹ ٹینٹوں میں رہائش پذیر احباب نے کثرت سے شرکت کی۔

اس دن اجلاس اوّل ٹھیک 10:00 بجے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ عبدالحمید صاحب نے کی۔ نظم مکرم الیاس ایوب صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مغربی معاشرہ میں تربیت اولاد کی اہمیت پر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی روحانی لذات کے موضوع پر کی۔ اور وقفہ برائے طعام سے پہلے "علم و عمل" کے موضوع پر برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان مقرر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا "علم و عمل" دراصل دو ایسے دائرے ہیں جنہوں نے ہماری ساری زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اس دن جرمن پارلیمنٹ کی نمائندہ خاتون مسز کریٹا ژوش اور Ozean ceyhun جو یورپین پارلیمنٹ کے ممبر اور ترکی النسل ہیں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس دن دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد 5 بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مکرم قاری نواب احمد صاحب آف قادیان نے کی۔ نظم منیر احمد شاکر صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلافت کی اہمیت و برکات پر تقریر کی۔

خلافت کیا ہے خود خدا کا جلوہ گر ہونا
بشر کا ہم موجودت میں خیر البشر ہونا

اس کے بعد نو احمدی بھائی مکرم عبدالسلام بروک نے ایک مختصر تقریر کی اور قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔

دوسری تقریر "خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو" کے موضوع پر مکرم مولانا محمد جلال شمس صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے کی اور اس دن کی آخری تقریر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کی تھی آپ کا موضوع "قلمی جہاد اور اس کی اہمیت و برکات" تھا۔ آپ نے اپنے خاص جوشیلے انداز سے حاضرین کے دلوں کو خوب گرمایا۔ مولانا کے خطاب کے بعد وقفہ طعام ہوا اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جلسہ گاہ کے بڑے ہال میں مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

تیسرا روز

آج کے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا اور اس طرح سے آخری دن کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔

اجلاس اوّل

تیسرے اور آخری روز کا پہلا اجلاس [illegible]

بقیہ:- ہمبرگ میں تقریب

بعض مشترکہ خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تمام مذاہب ایک ہی خدا کی طرف سے ہیں اور جو اختلافات اس وقت موجود ہیں ان کا حل مل جل کر تلاش کرنا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا کہ کئی سال پہلے جماعت کے ایک دوست (مکرم رانا مبشر محمود صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ ہمبرگ سٹی) نے انہیں ایک قرآن مجید تحفۃً دیا تھا اور میں آج آپ لوگوں کے لئے بائیبل کا ایک نسخہ جو کہ 1912ء کا شائع شدہ ہے تحفہ کے طور پر لایا ہوں۔ لوکل امیر ہمبرگ سٹی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ تمام ایسی کوششوں میں تعاون کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہے جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کی جائیں۔ مکرم مولانا منیر احمد صاحب منور نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا کہ دوسرے مذاہب کے ساتھ اچھے کاموں میں تعاون کا قرآن کریم میں واضح ارشاد موجود ہے۔ انہوں نے اسلام کی اعلیٰ ظرفی کی مثال کے طور پر بتایا کہ بے شمار مسلمانوں کے نام گزشتہ انبیاء مثلاً حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ دوسری طرف آج تک کسی یہودی یا عیسائی کا نام "محمد" نہیں رکھا گیا۔ مکرم ڈاکٹر Andreas Knolle کو سیدنا حضرت امیر المومنین کی کتاب Rationality, Revolution and Truth جماعت کی طرف سے بطور تحفہ دی گئی جس پر انہوں نے دلی خوشی کا اظہار کیا۔ اس پروگرام میں 9 جرمن، ایک ترک، اور ایک افغان نے شمولیت کی علاوہ ازیں ایک نومبائع بچی بھی شریک ہوئی۔ تقریب کے بعد مہمانوں کی مشروبات اور ماکولات سے تواضع کی گئی۔ شام چھ بجے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ایسی مجالس کے مثبت نتائج جلد سامنے لائے۔ آمین۔ (رپورٹ:- منور حسین طور، ہمبرگ سٹی)

طفیل احمد خان صاحب وصیت نمبر 29246 کا پتہ درکار ہے۔ براہ کرم شعبہ وصایا جرمنی سے رابطہ کریں۔

جلسہ سالانہ کا آخری سیشن نماز ظہر و عصر کے بعد 5 بجے شروع ہوا۔ اس کی صدارت مکرم امیر صاحب جرمنی فرما رہے تھے۔ تلاوت مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے کی اور نظم مجاہد جاوید صاحب نے پڑھی۔

بعدہ مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تفصیل سے جرمنی کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو انکی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی، آپ نے اپنی تقریر میں مشہور احمدی شاعر محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی نظم سفید پرندے بھی حاضرین کو پڑھ کر سنائی۔

اس اختتامی خطاب کے بعد مستورات کی طرف سے ایک دعائیہ نظم نشر کی گئی جسے بچیاں بڑے درد کیساتھ پڑھ رہی تھیں، اس نظم سے سب پر ایک غیر معمولی دعائیہ کیفیت طاری ہوگئی اور اسی کیفیت میں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا، الحمدللہ۔ (رپورٹ:- نمائندہ اخبار احمدیہ۔ جرمنی)

بقیہ:- طالب علموں کی اسلامی تعلیمات میں دلچسپی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ریجنل امیر اور مکرمہ ریحانہ اختر صاحبہ نے دیئے۔ اور طلبا نے پوری توجہ اور دلچسپی سے جوابات سنئے۔ اسلام کے بارے میں ایک نیا اور حسین تصور لے کر اس بابرکت محفل سے رُخصت ہوئے۔ کچھ ہی دنوں بعد Lemestadt شہر کے سکول کی ایک کلاس اسی مسجد "النصر" میں آئی جو 32 طلبا اور طالبات ایک استاد اور 5 والدین پر مشتمل تھی۔ محترمہ نعیمہ انیس صاحبہ نے انکو دعوت دی تھی اور اسلام کا تعارف کروایا تھا۔ طلبا و طالبات نے دل کھول کر اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ اس دورہ سے نہ صرف طلبا و طالبات کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور ہوئیں بلکہ وہ اسلام کی حسین تعلیم سے بھی آشنا ہوئے۔ کلاس کے ٹیچر نے بہت ہی ممنونیت کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ دوسری کلاسوں کو بھی تحریک کریں گے کہ وہ بھی شنید کی بجائے اپنی آنکھوں سے مسجد کو دیکھیں۔ روحانی مائدہ کے ساتھ ساتھ جسمانی مائدہ کا بھی انتظام تھا۔ اسے بھی مہمانوں نے پسند کیا۔

بقیہ:- مائنز ہاگن سے رپورٹ

ریفریشمنٹ کا انتظام کیا۔ مرکز سے مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ جبکہ مہمانوں میں 20 سے زائد ترک افراد شریک تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے مہمانوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور امام مہدی کے ظہور کا بتلایا۔ شرکاء نے اسلام و احمدیت کے بارہ میں اپنی معلومات میں اضافہ کیا اور اس کے بعد 15 افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دین میں استقامت اور ایمانوں میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ:- رانا محمد افضل آزاد، ریجن نورڈرائن)

چار زبانوں پر مشتمل ایک بے نظیر کتاب

"قندیل صداقت"

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی بے نظیر کتاب شائع کرنے کی توفیق ملی ہے جو چار زبانوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دعوت الی اللہ کے میدان میں کام آنے والے 70 سے زائد نہایت قیمتی اور نادر حوالہ جات کے اصل عکس پر مشتمل ہے۔ بزرگان اُمت کی مسلّمہ کتب کے ان حوالہ جات کا اردو، انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ ساتھ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جس سے اس کتاب کی اہمیت عالمی ہوگئی ہے اور عربی، اردو، انگریزی یا جرمن بولنے والے زیر تبلیغ افراد کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یہ کتاب بطور سند پیش کی جاسکتی ہے۔

B5 سائز کے 324 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی جلد نہایت مضبوط اور دیدہ زیب ہے اور ہدیہ صرف Euro 7 ہے۔

(شعبہ اشاعت، جماعت احمدیہ جرمنی)

تیاری، معائنہ وجائزہ جلسہ سالانہ 2002ء جرمنی

(مکرم زبیر خلیل صاحب۔افسر جلسہ سالانہ جرمنی)

جلسہ سالانہ جس کی بنیاد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے تحت آج سے 112 سال پہلے قادیان میں رکھی تھی، اس میں اسی کے فضل اور پیش خبریوں کے عین مطابق بے پناہ وسعت آچکی ہے اور نہ صرف مرکز سلسلہ میں اس جلسہ کا انعقاد وسیع پیمانہ پر ہوتا ہے بلکہ دنیا بھر کے براعظموں میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ جلسہ ہائے سالانہ ہوتے ہیں، جن میں ہزاروں افراد شامل ہو کر جلسہ کی برکات و فیوض سے حصہ پاتے ہیں۔ الحمدللہ۔ انہی جلسوں میں سے ایک اہم جلسہ جرمنی میں بھی منعقد ہوتا ہے جسے بلا مبالغہ ہندوپاکستان سے باہر ہونیوالا سب سے بڑا جلسہ سالانہ کہا جاسکتا ہے۔ اس جلسہ کے لئے وسیع پیمانہ پر جو انتظامات کئے جاتے ہیں، ذیل میں انکی ایک جھلک ہدیہ قارئین ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ 2002ء کے مختلف انتظامات کے لئے 3800 افراد جماعت 12 اگست تا 30 اگست تک مسلسل دن رات وقار عمل میں مصروف تھے۔ مردانہ جلسہ گاہ مئی مارکیٹ کے ہال میں تیار کیا گیا جس کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔ مستورات کے جلسہ گاہ کے لئے چار ہزار مربع میٹر کا بڑا خیمہ نصب کیا گیا جو کہ وقار عمل کا سب سے مشکل مرحلہ تھا اور اسے اللہ کے فضل سے صرف اڑھائی دنوں میں مکمل کرنیکی توفیق ملی جو ایک ریکارڈ ہے۔ دیگر ضروریات کے لئے 102 کے قریب چھوٹے بڑے ٹینٹ لگائے گئے جو 19000 مربع میٹر کے رقبہ میں لگائے گئے تھے۔ افرادی قوت اپنی مدد آپ کے تحت وقار عمل کے ذریعہ مہیا کی گئی۔ اسی طرح باقی شعبہ جات کے کام بھی ڈیوٹی پر موجود 4000 افراد انجام دیتے رہے۔ 70 کے قریب افراد جماعت نے اپنے آپ کو وقف عارضی کے تحت پیش کیا ہوا تھا جو تیاری جلسہ کے ایام کے دوران مستقل طور پر مصروف عمل رہے۔ جبکہ اوسطاً 350 خدام روزانہ تشریف لا کر وقار عمل میں حصہ لیتے رہے۔ تیاری وائنڈ اپ، ٹریفک اور پارکنگ کے شعبہ جات افسر خدمت خلق کو سونپے گئے۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اوران کے رفقاء کار نے مثالی تعاون پیش کیا اور ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی مثالی رہی۔

تربیت کی نظامت انصار اللہ جرمنی کے سپرد تھی۔ جسے انہوں نے بہترین منصوبہ بندی کے ساتھ سرانجام دیا۔ چنانچہ تہجد، فجر اور دیگر نمازوں اسی طرح اجلاسات کے دوران حاضری نہایت خوشکن رہی۔ دوران جلسہ نظامت تربیت کی طرف سے نظم وضبط کو بھی یقینی بنایا گیا۔ اس سال بھی ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کے لئے متعدد مارکیاں نصب کی گئیں جن میں جلسہ کے مختلف پروگراموں کے انعقاد کے علاوہ مہمانوں کے قیام وطعام کے وسیع انتظام کئے گئے۔ افسر ملٹی نیشنل اوران کی ٹیم نے انتھک محنت کی اور جلسہ کے تینوں دن اس جلسہ گاہ میں گہما گہمی رہی۔ امسال فارسی بولنے والے زیر تبلیغ مہمان بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی کاروائی کا آٹھ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا، اس مقصد کے لئے لندن سے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب عربی اور مکرم خلیل ملک صاحب انگریزی جبکہ سویڈن سے مکرم زکریا خان صاحب البانین ترجمہ کے لئے خاص طور پر تشریف لائے تھے۔

تمام پروگراموں کو MTA جرمنی کی ٹیم نے ریکارڈ کیا۔ اس سال لجنہ کی MTA ٹیم نے لجنہ جلسہ گاہ کی ریکارڈنگ از خود کی۔ جو کہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کے لئے مکرمہ آصفہ کلیم صاحبہ انچارج MTA لجنہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔

مئی مارکیٹ کے علاقہ میں 670 پرائیویٹ خیمہ جات پر مشتمل ایک چھوٹا سا شہر آباد کیا گیا تھا۔ جہاں مہمانوں نے اپنے خیمہ جات از خود نصب کئے۔ تقریباً تین ہزار افراد نے یہاں قیام کیا۔ اس کے علاوہ بڑے ہال میں دو ہزار افراد نے رات کو قیام کیا۔

اس سال تین ہزار نو سو تاسیس کاریں پارک کی گئیں۔ گیارہ بسیں اور چالیس ویگنیں اس کے علاوہ تھیں۔ دور کی کار پارکنگ سے معذور اور بوڑھے افراد کے لئے شٹل سروس چلائی جاتی رہی۔ شعبہ ٹرانسپورٹ کے تحت چھ ٹرک اور چار لوڈرز جلسہ سالانہ اور اسٹور کا سامان پہنچانے میں مصروف رہے۔ 35 ویگنز مہمانوں کو لانے لیجانے میں مصروف رہیں۔ شعبہ وقف نو اور اطفال الاحمدیہ کے تحت 204 بچوں نے امسال پانی پلانے کی خدمات سرانجام دیں۔ امسال مہمانوں کی سہولت کے لئے 210 ٹائلٹ اور 102 غسل خانہ جات موجود تھے۔

شعبہ نظافت نے اس بار مثالی کارکردگی دکھلائی۔ کسی وقت کہیں بھی کوئی گند نظر نہ آیا۔ شہر کی طرف سے مہیا کردہ گاڑیوں کے ذریعہ شعبہ نظافت کی ٹیمیں پہلے دن سے اختتام تک مصروف خدمت ہیں۔

لنگر خانہ میں روزانہ پکنے والی دیگوں کی تعداد 214 رہی۔ پاکستانی کھانوں کے ساتھ ساتھ روزانہ دس ہزار افراد کے لئے یورپین کھانے بھی پکتے رہے۔ جلسہ کے دنوں میں چائے کا بھی وافر انتظام کیا گیا تھا۔

اسی طرح تمام شعبہ جات نے اپنے اپنے کام بروقت پورے کرلئے تھے۔ ترجمانی کے آلات بھی بروقت لگا دیئے گئے تھے۔ امسال جلسہ گاہ کے سٹیج کے پیچھے اور اسی طرح دیگر بینرز کا موضوع اس بار صفات باری تعالیٰ تھا۔

21 اگست بروز بدھ شام چھ بجے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ آپ ہر شعبہ میں پیدل چل کر تشریف لے جاتے اور کارکنان سے مصافحہ فرماتے تیاری کا جائزہ لیتے کچھ سوال پوچھتے کچھ ہدایات دیتے اسطرح کل جلسہ گاہ کا معائنہ فرمانے کے بعد مکرم امیر صاحب واپس بڑے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور ایک چھوٹی سی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں افسر صاحب جلسہ سالانہ اور امیر صاحب نے کارکنان کو ہدایات دیں۔ اسطرح تیاری جلسہ کی تکمیل پر ہونے والی معائنہ کی تقریب دعا کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(تصاویر: بشکریہ مکرم شاہد عباسی صاحب)

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کی تصویری جھلکیاں

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء سٹیج کا ایک منظر، مہمان مقرر مولانا دوست محمد شاہد صاحب خطاب فرما رہے ہیں

وقار عمل میں حصہ لینے والے احباب مکرم امیر صاحب جرمنی، مولانا دوست محمد صاحب شاہد محترم حکیم محمد دین صاحب کے ساتھ

ریجن گروس گیراؤ کے احباب اپنے ریجنل امیر صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر نظافت کی ڈیوٹی دیتے ہوئے

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کے موقع پر واقفین نو بچوں اور والدین کے اجلاس کا ایک منظر

Vol. 8 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 9
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

جلسہ سالانہ جرمنی پر اخبارات کا تبصرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بہت سے اخبارات کے نمائندگان رپورٹنگ کے لئے جلسہ گاہ آئے۔ جنہوں نے انتظامیہ سے معلومات حاصل کیں، عہدیداران سے انٹرویوز کئے اور جلسہ کے انتظامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر واپس لوٹے اور اپنے اپنے اخبارات میں تفصیلی رپورٹس شائع کیں۔ الحمد للہ۔ ان میں سے چند ایک تراشوں کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہیں۔

اخبار من ہائیم مورگن نے اپنے 24 اگست کے شمارے میں ایک آرٹیکل شائع کیا جس کی سُرخی تھی۔

"شر پسندوں کے لئے کوئی لچک نہیں"

"احمدیہ مسلم جماعت کا "میول فیلڈ" میں سالانہ جلسہ"

اخبار نے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا کہ ایک سوال کے جواب میں جو 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ سے ساری دنیا کو جھٹکا لگا تھا جو گزر گیا۔ لہذا ہمیں ٹھنڈے دل سے اس سوال پر غور کرنا چاہیئے۔ اس کی وجوہات پر غور کرنا چاہیئے۔ ہدایت اللہ صاحب جو جماعتِ احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہیں، کو ان گنت سوالات موصول ہوتے ہیں جن کا وہ جواب دیتے ہیں۔ انہوں نے کتاب "اللہ کے نام پر جنونی جنگجو" بھی لکھی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ملاؤں نے اسلام کے بہت سے بنیادی اصولوں سے انحراف کرلیا ہے۔ قرآن سے دہشت پسندی کہیں ثابت نہیں۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم کئے گئے ان کو قتل کیا گیا۔ مسجدیں گرائی گئیں۔ اس بات کے مدنظر ہیوبش صاحب کی خواہش ہے کہ جرمنی میں دہشت پسندی کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے جیسے کہ 11 ستمبر کے بعد بعض گروپوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔

جرمنی میں جماعت احمدیہ پرامن رہتے ہوئے عبادت کی خاطر مساجد تعمیر کررہی ہے۔

سٹٹگارٹر اخبار Stuttgarter Zeitung نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بارے میں خبر کی سُرخی کچھ اس طرح لگائی۔

"مسلمانوں کی ایک جماعت پُرامن اسلام کا پرچار کرتی ہے"

"مسلمانوں کا ایک مُصلح فرقہ "احمدیہ" یورپ کو پُرامن اسلام کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ ایک مسلمان وہ ہے جو خود بھی امن میں رہے اور دوسروں کو بھی امن دے۔" یہ بات من ہائیم میں جماعت احمدیہ میں جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری اور امام مسجد محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے جماعت کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی۔

دس ہزار سے زائد مسلم یہاں مئی مارکیٹ میں جمع ہوئے تھے۔ جرمنی میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت جو مذہب کی خاطر جنگ پر یقین نہیں رکھتی، کے (50,000) پچاس ہزار ممبر جرمنی میں رہتے ہیں۔

اس جلسہ میں شمولیت کی خاطر یہ مسلمان 40 ملکوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور کئی سال سے متواتر یہاں من ہائیم میں جمع ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں جماعت کے اپنے بیان کے مطابق 200 ملین ممبر ہیں، جن میں اکثریت انڈیا میں اور امریکہ میں رہتی ہے۔ یورپ بھر میں ان کی سب سے زیادہ تعداد جرمنی میں ہے جن کی اکثریت پاکستان سے ہجرت کرکے یہاں آئی ہے وہاں ان پر ظلم کیا گیا تھا لہذا انہوں نے یہاں پناہ لے لی۔

1889ء میں اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی، باقی اکثر مسلم ان کو اسلام کے راستہ سے گمراہ قرار دیتے ہیں۔

شام علیم

علیم اردو سوسائٹی نے مؤرخہ 20 جولائی 2002ء کو ڈارمسٹڈ گریس ہائیم میں عظیم شاعر عبید اللہ علیم مرحوم کی یاد میں "شام علیم" کا اہتمام کیا۔ جس میں جرمنی کے علاوہ پاکستان سے آئے ہوئے سامعین و شعراء نے بھی شمولیت کی۔

پاکستان سے آئے ہوئے معروف شاعر جناب ڈاکٹر عارف محمود ثاقب صاحب کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالباسط گردیزی صاحب نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم رامیش محمود صاحب، مکرم رفیع احمد خان صاحب اور مکرم علیم احمد بنگالی صاحب نے عبید اللہ علیم صاحب کی شخصیت پر مقالے پڑھے علیم صاحب مرحوم کی مشہور غزل "دل ہی تھے ہم دُکھے ہوئے" مکرم اسد اللہ خان صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین پر وجد طاری کیا۔ محترم ڈاکٹر عارف ثاقب صاحب نے علیم مرحوم کی شاعری پر روشنی ڈالی اور انہیں میر و غالب کے برابر لا کھڑا کیا۔

اس کے بعد مشاعرے کا آغاز ہوا۔ جناب نفیس احمد صاحب، جناب رامیش محمود صاحب، جناب مبشر احمد مبشر صاحب، جناب بشارت احمد بشارت صاحب، جناب چوہدری شریف خالد صاحب، جناب اختر بسرا صاحب جناب طاہر عدیم صاحب نے اپنا اپنا کلام سنایا اور سامعین سے داد وصول کی۔ آخر میں جناب ڈاکٹر عارف محمود ثاقب صاحب نے اپنے کلام سنا کر سامعین کے دل جیت لئے اور خوب داد وصول کی۔

(رپورٹ:۔ رفیق احمد بٹ صاحب، گریس ہائیم)

انتقال پُر ملال

خاکسار کا بیٹا عزیزم عبدالجبار جاوید بعمر 13 سال مؤرخہ 10 اگست کو حرکت قلب بند ہوجانے سے اچانک وفات پا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز نہایت سعادت مند اور نیک و نمازی بچہ تھا۔ مجلس کے کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لینا اور مسجد میں پہلے پہنچ کر اذان دینا اس کا معمول تھا۔

احباب کرام سے عزیزم کی مغفرت نیز لواحقین خصوصاً عزیز کی والدہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالستار جاوید۔ Offenbach)

نوبل انعام یافتہ سائنسدان کا تعارف

سبرامنیم چندرا شیکھر

انڈین امریکن اسٹروفزسٹ چندرا شیکھر کی پیدائش لاہور میں 19 اکتوبر 1910ء کو ہوئی۔ آپ اپنے والدین کے دو بچوں میں سے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے والد ہندوستانی حکومت کے سرکاری عہدیدار تھے ان کے والد موسیقی کے بہت دلدادہ تھے۔ ان کی والدہ سیتا بالاکرشن ادب کی مانی ہوئی عالم اور زبان کی ماہر تھیں۔ آپ کے چچا سرسی وی رمن تھے جو اس سے پہلے نوبل انعام حاصل کر چکے تھے۔ اپنے انکل سے متاثر ہوکر آپ نے بھی سائنس دان بننے کا ارادہ کیا تھا۔

آپ نے سکول کی تعلیم گھر پر نیز پرائیویٹ اساتذہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے ہندو ہائی سکول۔ مدراس میں داخلہ لیا۔ 1925ء میں آپ نے مدراس یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ جہاں سے آپ نے نظریاتی طبیعات میں میجر کیا۔ 1928ء میں آپ نے ایک سائنسی مقالہ لکھا جس کا عنوان تھا۔ thermo-dyanamics of Compton effect۔ 1930ء میں آپ کو بھارتی سرکار نے وظیفہ دیا تو آپ کیمبرج یونیورسٹی اعلیٰ تعلیم کے لئے آ گئے۔ سفر کے دوران آپ نے ایک کتاب کا مطالعہ کیا جو آپ کو انعام کے طور پر ملی تھی۔ اس کا نام تھا Internal constitution of the star اس کے مصنف سر آرتھر ڈنگٹن تھے۔ اس کتاب میں یہ تھیوری پیش کی گئی تھی کہ ستاروں میں نیوکلیئر ری ایکشن ہونے کے بعد جب ان کا ایندھن ختم ہوجاتا تو یہ اپنے وزن کی وجہ سے خود بخود collapse ہوجاتے ہیں اور خارج ہونے والی انرجی خلاء میں چلی جاتی ہے۔

ٹرینٹی کالج کیمبرج میں چندرا نے سر رالف فاؤلر کے ماتحت مرتے ہوئے ستاروں کے کردار پر تحقیق کی اور ایک سال کے اندر اندر اکیس سال کی عمر میں انہوں نے تین زبردست سائنسی مقالے لکھ ڈالے ان مقالوں میں آپ نے سر ایڈنگٹن کی تھیوری کی سخت تردید کی اور ان کو غلط ثابت کیا۔

اس زمانے کے مشہور برطانوی سائنس دان پال ڈائیراک نے انکو مشورہ دیا کہ وہ اب کوپن ہیگن جا کر مشہور عالم سائنسدان نیل بوہر کے ساتھ کام کریں۔ 1933 میں انکو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی۔ جس کے بعد مزید چار سال انہوں نے کیمبرج میں گزارے۔ بلیک ہولز کا تصور سب سے پہلے چندرا شیکھر نے دنیا میں پیش کیا تھا۔ اپنی تھیوری میں انہوں نے کہا تھا

A massive star whose size contracts below a certain radius would allow no radiation to escape. It would become invisible ...

(جاری ہے)

بقیہ:۔ سیلاب کی تباہ کاریاں

کر آن کی آن میں چھ سو سے سات سو لوگوں کے لئے کھانا تیار کر ڈالا۔ پہلا کھانا پاکستانی طرز پر تیار کیا گیا۔ جس نے بہت وقت لیا۔ جو فوری ضرورت کا کھانا پورا نہیں کرسکتا تھا۔ پھر جرمن طرز کا کھانا تیار کرنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھانے میں بھی ایک خاص مزا ڈال دیا جس کے نتیجہ میں جرمن مردوں، عورتوں اور بچوں کا تانتا بندھ گیا۔ روزانہ تین وقت لوگ ایک مقررہ ہال میں جمع ہوجاتے اور سیر ہوکر پکانے والوں کو ڈھیروں دعائیں دیتے چلے جاتے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام علاقے میں ہمارے نوجوانوں کی شہرت پھیل گئی۔ پھر مزید دو شہروں میں بھی کھانا کھلانے کے سینٹر کھول لئے گئے۔ کھانے کے علاوہ دوسری بڑی ضرورت گھروں کو سیلاب زدہ ملبہ یعنی ٹوٹی پھوٹی اور کیچڑ سے اٹی ہوئی الماریوں، بستروں، کرسیوں، کتابوں کو صاف کرنا اور ناکارہ چیزوں کو باہر نکالنا تھا۔ یہ کام دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر ہمارے خدام نے بڑی گرمجوشی اور جذبۂ قربانی سے کیا۔ اور ہمدردیٔ انسانیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ دیکھنے والے بھی عش عش کر اٹھے۔ اور جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہماری خدمت میں سرشار نوجوان مسلمان ہیں اور مشرقی ممالک سے آئے ہوئے ہیں تو وہ برملا یہ کہتے ہوئے نظر آئے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ مسلمان دہشت پسند ہی ہوتے ہیں۔ اب ہمارا یہ تاثر ختم ہوگیا ہے بلکہ تم لوگوں نے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ جہاں سے جماعت کی وین گزرتی وہاں چھوٹے بڑے کھڑے ہوجاتے اور ہاتھ ہلا ہلا کر مسکراتے چہروں کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہتے۔

یورپ میں عام طور پر مچھر نہیں پایا جاتا۔ مگر اس صورتحال سے متاثرہ علاقوں میں بہت مچھر پیدا ہوگیا۔ جس سے ہمارے کئی خدام بخار میں بھی مبتلا ہوئے۔ اس دوران تازہ دم ٹیمیں امداد کے لئے پہنچتی رہیں تا تھکے ہوئے خدام واپس آسکیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنے اپنے ملازمتوں پر بھی واپس جانا تھا۔ یہ سارا کام طوعی طور پر انجام پذیر ہورہا تھا۔ کچھ خدام خشک راشن کی سپلائی کا فریضہ انجام دے رہے تھے اور کچھ خداموں کی تازہ دم ٹیموں کو لا رہے تھے۔ مجموعی طور پر چالیس سے پچاس خدام روزانہ تقریباً ایک ماہ تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔ علاقے کے چیف میئر نے بہت خوش ہوکر خدام کے اس جذبۂ خدمت کو بڑے عمدہ الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ آپ نے تو واقعی حیران کن کام کر دکھایا ہے۔ یہ سب احباب ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان خدمات کی رپورٹس مختلف اخبارات و رسائل میں بھی بڑی تفصیل اور عمدگی کے ساتھ شائع ہوئیں۔ ان کا تذکرہ و ترجمہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (رپورٹ مرتبہ:۔ فضل الٰہی انوری)